حج ' جامع عبادات

اللہ کے حضور بندگی پیش کرنے کی دنیا میں جتنی شکلیں بھی ممکن ہیں وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ نے حج میں جمع کر دی ہیں۔ ذرا غور کیجیے کہ ایک آدمی جس وقت حج کا ارادہ کرتا ہے اگر وہ خالصتہ اللہ کی رضا طلبی کے لیے حج کا ارادہ کر رہا ہے تو اس کا یہ عزم سفر کرنا بجائے خود یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ کوئی دنیوی مقصد لے کر گھر سے نہیں نکل رہا ہے۔ اس کے پیش نظر کوئی تجارتی غرض نہیں ہے اور نہ اسے سیر و سیاحت ہی کا شوق چرایا ہے۔ اس نے ہزاروں میل کا سفر کرنے کا ارادہ صرف اس لیے کیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کی رضا جوئی کے لیے تگ و دو کرے۔ پھر آپ دیکھیے کہ ایک آدمی جب حج کے لیے نکلتا ہے تو اپنے بال بچوں کو چھوڑتا ہے' اپنا گھر بار' اپنا کاروبار' اپنے اعزہ و اقربا اور اپنے دوست' احباب' غرض یہ کہ بے شمار علائق و روابط کو توڑ کر نکلتا ہے۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ اللہ کی عبادت انجام دے اور اس کی خوشنودی تلاش کرے۔ اس طرح ہجرت کا اجر اس کو آپ سے آپ مل جاتا ہے۔ ہجرت کے جو اخلاقی اور روحانی فوائد اور منافع ہیں وہ سارے کے سارے اس کو حاصل ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کی حیثیت اس شخص کی سی ہے جو محض اللہ کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑتا ہے۔

اس کے بعد آپ دیکھیے کہ ایک شخص جب مکہ معظمہ پہنچتا ہے تو اس جگہ وہ بے شمار مختلف عبادات انجام دیتا ہے۔ پانچوں اوقات کی نمازیں تو بہرحال وہ آپ سے آپ پڑھتا ہے لیکن اس کے علاوہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' اس سے اسے اللہ تعالیٰ پر قربان ہونے اور اپنے آپ کو صدقہ کرنے کا اجر نصیب ہوتا ہے۔ یہاں وہ حجر اسود کو چومتا ہے' اس طرح گویا اللہ تعالیٰ کی آستانہ بوسی کرتا ہے۔ پھر وہ ملتزم سے چمٹتا ہے' یہ گویا اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ سے چمٹ رہا ہے اور اس سے دعائیں مانگ رہا ہے۔ اس کے علاوہ وہ صفا و مروۃ کے درمیان سعی کرتا ہے' اس طرح اس کو اللہ کی راہ میں دوڑ دھوپ کرنے کا اجر ملتا ہے۔ اس طریقے سے اس کو اللہ سے دعا کرنے' اس کے گھر کے گرد طواف کرنے اور اس کی راہ میں سعی و جہد کرنے کا اجر حاصل ہوتا ہے۔ پھر ان عبادات کے علاوہ حج کے دوران میں وہ منیٰ جاتا ہے' منیٰ سے عرفات اور عرفات سے مزدلفہ آتا ہے۔ مزدلفہ سے پھر منیٰ جاتا

ہے۔ یہ ساری دوڑ دھوپ جہاد سے مشابہت رکھتی ہے۔ جس طرح ایک آدمی جہاد کے لیے گھر سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر نکلتا ہے، راستے کی تکلیفیں اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے، میدان جنگ کی سختیاں جھیلتا ہے، قریب قریب اسی طرح کی صعوبتیں اور مشقتیں اور محنتیں آدمی کو اس تمام دوران میں انگیز کرنی ہوتی ہیں۔ اس طریقے سے وہ گویا جہاد فی سبیل اللہ کے اجر کا مستحق بنتا ہے۔ پھر وہ یوم النحر کو (قربانی کے روز) قربانی کرتا ہے۔ اس طرح اس کو قربانی کا اجر بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ حج جامع عبادات ہے۔ دنیا میں آج تک جتنی ممکن قسم کی عبادتیں انسانوں نے کسی معبود کو پیش کی ہیں وہ ساری کی ساری یہاں ایک بندۂ مومن صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کرتے ہوئے انجام دیتا ہے۔ اسی بنا پر حج کو سب سے بڑی عبادت بھی قرار دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر یہ عبادت انجام دے کر کوئی شخص اپنے گناہوں کی مغفرت ہی حاصل کر لے تو درحقیقت یہ اس کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

مغفرت کی حد تک حج کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ آپ بے عیب حج کریں۔ بے عیب حج سے مراد یہ ہے کہ آدمی حج کے دوران میں ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرے۔ غیبت سے پرہیز کرے، گالی دینے سے اور باہم جھگڑا کرنے سے بچے۔ آدمی کو حج میں جو سب سے بڑی مشقت پیش آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے مناسک حج کی ادائیگی میں قدم قدم پر رکاوٹوں اور مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ایک ہی وقت میں لاکھوں آدمیوں کو وہ مناسک حج ادا کرنا ہوتے ہیں۔ اب چونکہ اس موقع پر لوگوں کا غیر معمولی ہجوم ہوتا ہے اور ہر کوئی ایک تگ و دو میں لگا ہوتا ہے اس لیے اس عالم میں ہر وقت اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ ایک انسان کو دوسرے انسان سے دانستہ یا نادانستہ کوئی تکلیف پہنچ جائے، یا کسی کو اپنا کوئی کام انجام دینے میں زحمت پیش آئے۔ اس لیے ایسے مواقع پر ہر شخص کو نہایت ضبط و تحمل سے کام لینا چاہیے اور کسی صورت میں بھی تنگ دلی اور تنک مزاجی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس عالم میں اس بات کی سخت ضرورت ہوتی ہے کہ آدمی اپنے نفس پر ضبط کرے، باہم گالم گلوچ اور دنگا فساد سے پوری طرح بچے اور اس امر کی کوشش کرے کہ اس کی ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ البتہ اگر کسی کی ذات سے اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ اس کو صبر کے ساتھ برداشت کرے۔ یہ کم سے کم وہ چیز ہے جو آدمی کے حج کو بے عیب بناتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ 'فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ" (البقرہ ۲: ۱۹۷) "یعنی جو شخص حج کے مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدکاری کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔"

حج کے دوران میں آدمی کا سب سے بڑا امتحان اسی معاملے میں ہوتا ہے اور جو آدمی حج میں لڑائی جھگڑا کرتا ہے ' دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بنتا ہے اور دوسروں سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر نہیں کرتا وہ اپنے حج کے اجر کو بہت بڑی حد تک ضائع کر دیتا ہے۔

اس کے آگے اگر کوئی شخص خوبیوں والا حج کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے وقت کا زیادہ سے زیادہ حصہ اللہ کا ذکر کرنے میں صرف کرے ' بیٹھا ہوا فضول گپیں نہ ہانکے ' بیکار قصے گوئی نہ کرے۔کسی کی برائی کرنا تو بڑی چیز ہے 'محض دنیاوی معاملات پر ہروقت باتیں کرتے رہنا بھی حج کے اجر و ثواب کو کم کر دیتا ہے۔اونچے درجے کا خوبیوں والا حج اگر آپ کو مطلوب ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ حصہ اللہ کا ذکر کرنے میں ' نمازیں پڑھنے میں ' قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں ' نیکی اور بھلائی کی باتیں کرنے میں ' لوگوں کو اللہ کا دین سمجھانے میں اور ان کو منکرات اور فواحش سے روکنے میں صرف کریں۔اگر آپ ان کاموں میں اپنے اوقات صرف کرتے ہوئے حج کریں گے تو ان شا اللہ وہ حج خوبیوں والا حج ہوگا اور اس پر آپ بہت بڑے اجر کے مستحق ہو سکیں گے۔ (خطبات حرم)

ترجمان حاصل کرنے کے لیے رابطہ پتے:

(۱) ریاض نیوز ایجنسی ایبٹ آباد۔

(۲) افضل نیوز ایجنسی چوک یادگار پشاور۔

(۳) دی اسلامک بک ڈسٹری بیوٹرز، گلی نمبر ۳ حیدر شاہ ٹاؤن، پشاور۔

(۴) قومی نیوز ایجنسی، اخبار مارکیٹ، ہسپتال روڈ۔ لاہور۔

(۵) اسلامک بک سنٹر c/o شیخوپورہ آرمری، مین بازار شیخوپورہ۔

(۶) پاسبان خبر مرکز ا - سرور روڈ، ملتان۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں ایسے رہ کہ گویا کہ تو پردیسی ہے بلکہ راہ چلتا مسافر (بخاری)

نسل نو کیلئے ... سالِ نو کا

پیغام

آپ کا بچّہ ___ میرا بچّہ ___ قوم کا بچّہ

مستقبل کا معمار ہے

اس کی دینی واخلاقی تربیت ہمارا فریضہ ہے

اِس کی تعلیم ___ اس کی تفریحِ طبع ہمارے ذِمّہ ہے

یہ ذمّہ داری ایک بارِ گراں ___ اُٹھانے میں پیش پیش

بچّوں کا معیاری، اصلاحی اور ایوارڈ یافتہ

ماھنامہ

پیغام ڈائجسٹ

قیمت ۱۰ روپے
سالانہ ممبر شپ
۸۰ روپے

ایجنسی کے خواہشمند
مارکیٹنگ مینجر ماہنامہ
پیغام ڈائجسٹ سے
رابطہ قائم کریں

89 - فیروزپور روڈ، اچھرہ، لاہور